سوال

(227) دورانِ حج آیام آنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس سال حج کے لئے گئی ، مزدلفہ سے واپسی کے بعد ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو طواف کر رہی تھی کہ مجھے ایام سے دو چار ہونا پڑا، شرم کی وجہ سے میں اپنے بھائی کو بھی نہ بتا سکی جو میرے ساتھ محرم کی حیثیت سے تھا۔ اسی طرح میں نے طواف اور دیگر مناسک حج کئے، اب میں واپس پاکستان آچکی ہوں، میرے لئے شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طواف افاضہ جو دسویں ذوالحجہ کو کیا جاتا ہے، حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا تھا جب کہ وہ حائضہ ہوگئی تھیں: ’’کیا یہ ہمیں روکے رکھے گی؟ دیگر اہل خانہ نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تو آپ نے فرمایا: تب کوئی حرج نہیں۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: ’’کیا یہ ہمیں روکے رکھے گی‘‘ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ طواف افاضہ کے بغیر حج نہیں ہوتا ہے، اگر کسی عورت کو طواف افاضہ کے دوران ایام آجائیں اور وہ اسی حالت میں طواف کرتی رہے تو اس کا طواف صحیح نہیں اور نہ ہی اس کا حج مکمل ہے، اگر اسباب و وسائل مہیا ہوں تو سائلہ اپنے محرم کے ہمراہ دوبارہ مکہ مکرمہ جائے اور میقات سے عمرہ کا احرام باندھے، عمرہ کی ادائیگی میں طواف کعبہ و صفا مروہ کی سعی اور اپنے سر کے بالوں کو کاٹنا ہوگا، اس کے بعد وہ طواف افاضہ کرے گی۔ اگر یہ خون شدتِ گھبراہٹ، انتہائی زیادہ بھیڑ یا کسی اور وجہ سے آیا ہے تو سائلہ کا ادا کردہ طواف اس شخص کے نزدیک تو صحیح ہوگا جو طواف کے لیے طہات کی شرط عائد نہیں کرتا۔ البتہ ہمارے رجحان کے متعلق اسے دوبارہ سفر کرنا ہوگا، اگر دوبارہ جانا ممکن نہیں ہے تو اس نے جو کچھ کرلیا ہے وہ صحیح اور درست ہے کیونکہ وہ اس سے زیادہ کی استطاعت نہیں رکھتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔‘‘ [2]

مگر استطاعت نہ ہونے کا فیصلہ نہایت نیک نیتی سے کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحيح البخاري، الحج: ۱۷۵۷۔

[2] البقرۃ ۲: ۲۸۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:217

محدث فتویٰ